علم توجہ چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ مسمریزم ایمان کی قوت ارادی کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا

حضرت مصلح موعود کے بیان کردہ واقعات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود کی سیرت کے انمول پہلو

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں اور آج تک پوری ہو رہی ہیں، جماعت کی ترقی اس کا ثبوت ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17؍اپریل 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17؍اپریل 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود ایک موقع پر دعا کی اہمیت بیان فرما رہے تھے کہ کس طرح دعا سے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ اس کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ نے علم توجہ یعنی مسمریزم کے متعلق بھی بیان فرمایا کہ جو لوگ مسمریزم کرنے کے ماہر ہوتے ہیں وہ بھی اس علم کے ذریعہ سے لوگوں میں تبدیلیاں پیدا کر دیتے ہیں مگر یہ عارضی اور انفرادی ہوتی ہیں اور پھر ایسی بھی نہیں ہوتیں جس سے کوئی انقلابی فوائد حاصل ہو رہے ہوں جبکہ دعائیں اگر اس کا حق ادا کرتے ہوئے کی جائیں تو قوموں کو سنوارنے والی بن جاتی ہیں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ علم توجہ تو محض چند کھیلوں کا نام ہے لیکن دعا وہ ہتھیار ہے جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ پھر حضور انور نے حضرت مصلح موعود کا ہی بیان فرمودہ مسمریزم سے متعلق ایک واقعہ پیش فرمایا جو کہ حضرت مسیح موعود کی ایک مجلس میں ہوا، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرستادے پر مسمریزم کرنے والے کو نہ صرف ناکام و نامراد کیا بلکہ اسے نشان بھی دکھایا۔ حضرت مسیح موعود کو جب اس شخص کی اس حرکت کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مسمریزم کی قوت ارادی ایمان کی قوت ارادی کے مقابلے میں ٹھہر نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت ارادی اور انسان کی قوت ارادی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جس شخص کو خدا تعالیٰ قوت ارادی عطا فرماتا ہے اس کے سامنے انسانی قوت ارادی تو بچوں کا سا کھیل ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے غیروں کو بھی نشان دکھاتا ہے۔ 1904ء میں جب حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تو وہاں ایک جلسے میں آپ نے تقریر فرمائی۔ ایک غیر از جماعت دوست شیخ رحمت اللہ صاحب وکیل بھی اس جلسے میں موجود تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ دوران تقریر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود کے سر سے نور کا ایک ستون نکل کر آسمان کی طرف جا رہا ہے۔ اس وقت میرے ساتھ ایک دوست بھی بیٹھے ہوئے تھے، میں نے انہیں کہا کہ دیکھو وہ کیا چیز ہے، انہوں نے دیکھا تو فوراً کہا کہ یہ تو نور کا ستون ہے جو حضرت مرزا صاحب کے سر سے نکل کر آسمان تک پہنچا ہوا تھا۔ اس نظارے کا شیخ رحمت اللہ صاحب پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے اسی دن حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایسے نشانات ہیں جنہیں دیکھ کر لوگوں نے ایمان حاصل کیا اور پھر یہی نہیں بلکہ نشانات کی مختلف صورتیں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ لوگوں پر اب بھی ظاہر فرماتا چلا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی ایک مجلس کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دوست نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھا کہ میری ہمشیرہ کے پاس جن آتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایسے جن کوئی نہیں ہوتے جن کو عام لوگ مانتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے نشانات اور معجزات کے حوالے سے حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ واقعات پیش فرمائے۔ حضور انور نے عبدالکریم کا معجزانہ شفاء پانے کا واقعہ اور الہام یاتیک من کل فج عمیق کے پورا ہونے کا نشان بھی پیش فرمایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری صداقت میں خدا تعالیٰ نے لاکھوں نشانات دکھلائے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں تو کہتا ہوں کہ آپ کی صداقت کے خدا تعالیٰ نے اس قدر نشانات دکھلائے ہیں کہ جن کا شمار بھی نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ نشانات انہی کے لئے دکھلائے گئے جو عقل رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ نشانات ہمارے لئے تقویت کا موجب ہوتے ہیں۔ ایک مخالف نے جب حضرت مسیح موعود کے پاس آ کر کوئی نشان دیکھنے کا مطالبہ کیا تو آپ ہنس پڑے اور فرمایا میاں تم میری کتاب حقیقۃ الوحی دیکھ لو، تمہیں معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے میری تائید میں کس قدر نشانات دکھائے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں تو آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں اور آج تک ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی روزانہ کی ترقی اس کا ثبوت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ لوگوں کو بصارت عطا فرمائے اور ہم کو بھی ہر لحہ اپنے ایمان میں مضبوط تر کرتا چلا جائے۔ آمین